خطبہ جمعۃ المبارک (شمارہ:80)

(بتاریخ: جمعۃ المبارک 15 جنوری 2021ء بمطابق جمادی الثانی 1442ھ)

تحقیق وترتیب: عامر حسین شہانی جامعۃ الکوثر اسلام آباد

خطبہ کے متعلق اپنی قیمتی آراء اور تبصروں کے لیے اس نمبر پر وٹس ایپ کریں:

03465121280

ہادی ہیلپ لائن

دینی وفقہی مسائل سے آگاہی اور سوالات کے جوابات کے لیے ایک منفرد سروس "ہادی ہیلپ لائن" کے نام سے بنائی گئی ہے کہ جہاں مستند علماء کرام کی رہنمائی میں آپ اپنے شرعی وفقہی مسائل سے آگاہی حاصل کرسکتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے مندرجہ ذیل نمبر پر اپنا سوال وٹس ایپ ٹیکسٹ یا وائس میسج کے ذریعے ارسال کریں۔ اور علماء سے علمی رہنمائی حاصل کریں:

HadiHelpline WhatsApp: 03465121270

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تاریخ شہادت میں مختلف اقوال ہیں۔ مشہور قول کے مطابق آپ کی شہادت 3 جمادی الثانی کو ہوئی۔ البتہ دوسرے اقوال میں سے ایک کے مطابق آپ کی شہادت 13 جمادی الاول کو ہوئی۔ یہ قول اس روایت کی بناء پہ ہے کہ جس کے مطابق آپ اپنے بابا کی رحلت کے بعد 75 دن زندہ رہیں۔

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا مختلف کمالات کی مالکہ تھیں۔ آپ کی شخصیت کے مختلف کمالات کا اظہار آپ کے نام اور دیگر القابات سے بھی عیاں ہے۔ اس ضمن میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے:

وَرُوِیَ عَنْ أَبِی عَبْدِ اللَّهِ ع أَنَّهُ قَالَ: لِفَاطِمَةَ تِسْعَةُ أَسْمَاءٍ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- فَاطِمَةُ وَ الصِّدِّیقَةُ وَ الْمُبَارَكَةُ وَ الطَّاهِرَةُ وَ الزَّكِیَّةُ وَ الرَّضِیَّةُ وَ الْمَرْضِیَّةُ وَ الْمُحَدَّثَةُ وَ الزَّهْرَاء

(كشف الغمة فی معرفة الأئمة: علی بن عیسی، اربلی، (ط- القدیمة)، ج1، ص: 463)

اللہ تعالیٰ کی نزدیک جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نو نام ہیں۔ فاطمہ، صدیقہ، مبارکہ، طاہرہ، زکیہ، راضیہ، مرضیہ، محدثہ اور زہرا۔

ان میں سے چند القابات کی وجہ تسمیہ بتاتے ہوئے جناب سیدہ سلام اللہ علیھا کے کچھ فضائل و کمالات روایات میں یوں ملتے ہیں:

۱:۔فاطمہ

فاطمہ "فطم" سے ہے جس کی معنی چھڑانا ہے۔یا" چھڑا دینے والی" کی ہے۔

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) يَقُولُ: إِنِّي سَمَّيْتُ فَاطِمَةَ لِأَنَّهَا فُطِمَتْ وَ ذُرِّيَّتُهَا مِنَ النَّارِ، مَنْ لَقِيَ اللَّهَ مِنْهُمْ بِالتَّوْحِيدِ وَ الْإِيمَانِ بِمَا جِئْتُ بِهِ.

الأمالی (للطوسی)، النص، ص: 570

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ فرمایا: میں نے فاطمہ سلام اللہ علیھا کا نام فاطمہ سلام اللہ علیھا رکھا ہے کیونکہ وہ اور ان کی ذریت آگ سے محفوظ ہیں، وہ کہ جو اس توحید و ایمان کے ساتھ اللہ کے پاس پہنچے جو میں لے کے آیا ہوں۔

۲:۔زہرا

زہرا کے لغوی معنی پھول کی کلی، گل ناشگفتہ کے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ فَاطِمَةَ لِمَ سُمِّيَتْ زَهْرَاءَ فَقَالَ لِأَنَّهَا كَانَتْ إِذَا قَامَتْ فِي مِحْرَابِهَا زَهَرَ نُورُهَا لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا يَزْهَرُ نُورُ الْكَوَاكِبِ لِأَهْلِ الْأَرْضِ.

معانی الأخبار: شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ النص، ص: 64

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا نام زہرا کیوں رکھا گیا تو فرمایا: اس لیے کہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا محراب عبادت میں کھڑی ہوتیں تو آپ سلام اللہ علیہا کا نور آسمان والوں کو ایسے درخشاں و روشن کرتا جیسے ستاروں کی روشنی زمین والوں کو روشن کرتی ہے۔

۳:۔بتول

جناب سیدہ (س) کی بلند پاصفات اور پسندیدہ اطوار کی بنا پر آپ کی متعدد القابات میں سے ایک اہم لقب بتول ہے ۔بتول لفظ "بتل" سے ہے جس کی لغوی معنی "ترک کرنے والی" کے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) يَقُولُ: إِنِّي سَمَّيْتُ البتول لانْقِطاعِها عن نِساءِ زَمانِها و عن نِساءِ الأُمَّةِ فَضْلًا و ديناً و حَسَباً و عَفَافا

(بحار الأنوار (ط-بيروت)، ج14، ص: 300)

میں نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نام بتول رکھا کیونکہ وہ اپنے دین وشرف کی وجہ سے تمام عورتوں سے منفرد و یگانہ حیثیت کی حامل ہیں۔

۴ :۔ سیدہ

لفظ "سید" ساد یسود اور سیادۃ سے مشق ہے۔ بمعنی شریف، کریم، حلیم، رئیس و مطاع اور سردار ہے۔

أَنَّ النَّبِيَّ ص قَالَ لِفَاطِمَةَ ع أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ؟ قَالَتْ فَأَيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ؟ قَالَ لَهَا أَيْ بُنَيَّةِ تِلْكِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا وَ أَنْتِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ

بشارة المصطفى لشيعة المرتضى: طبرى آملى (ط-القديمة)، النص، ص: 70

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا کیا آپ اس بات پر خوش نہیں کہ آپ عالمین کی عورتوں کی سردار قرار پائیں؟ آپ نے پوچھا پھر مریم بنت عمران کا کا کیا مقام ہے؟ فرمایا اے بیٹی وہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تھیں اور آپ تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں۔

جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے مختلف طریقوں سے جانشین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لوگوں کو تعارف کرایا اور اس پیغام کو پہنچایا کبھی کنایہ کی زبان میں جناب امیر المومنین علیہ السلام کا تعارف کراتیں اور کہتیں کہ کوئی بھی ان کی مثل

نہیں ہے۔ امیر المومنین کی خصوصِات کو ذکر کرتیں اور آپ کے فضائل کو بیان فرماتیں اور ایسے فضائل بیان فرماتیں جن کو مد مقابل اور دشمن بھی رد نہیں کرتا تھا بلکہ ان فضائل کو قبول کرتا، ان فضائل اور صفات کو بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو اس بات کا شعور دیا جائے کہ جانشین رسول ﷺ کی اہلیت کس میں ہے اور وہ کون ہے جسے اللہ ورسول ﷺ نے بعد از نبی لوگوں کا امام و پیشوا بنایا۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا: مَثَلُ الإِمامِ مَثَلُ الكَعبَةِ إِذ تُؤتى وَلا تَأتي (بحار الأنوار (ط-بيروت)، ج36، ص: 353)

امام کی مثال کعبہ کی طرح ہے، کہ لوگ طواف کرنے کیلئے کعبہ کے پاس آئیں اور آتے ہیں کعبہ کسی کی طرف نہیں جاتا۔

اس حدیث شریف کا جانب سیدہ سلام اللہ علیہا نے اس شخص کے جواب میں فرمایا جس نے یہ اعتراض کیا تھا کہ اگر امیر المومنین حق پر تھے اور ان کے اس حق کو غصب کیا گیا تھا تو امیر المومنین نے اپنے حق کا دفاع کیوں نہیں کیا اور قیام کیوں نہیں فرمایا؟ تو جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا کہ امام کی مثال کعبہ کی طرح ہے کہ حجاج کرام طوف کیلئے خود کعبہ کے پاس آتے ہیں کعبہ کسی کی طرف نہیں جاتا لہذا یہاں بھی لوگ آتے امیر المومنین کی بیعت کرنے نہ یہ کہ امام ان سے اپنی بیعت لینے جاتے، لوگ امیر المومنین کے پاس نہیں آئے لہذا وہ خود راہ حق سے دور ہو گئے۔

جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا: نَحنُ وَسيلَتُهُ فى خَلقِهِ وَنحن خاصَّتُهُ وَمَحَلُّ قُدسِهِ وَنَحنُ حُجَّتُهُ فى غَيبِهِ وَنحن وَرَثَةُ أنبيائِهِ (السقيفة وفدك، ص: 99)

ہم اہلبیت علیہم السلام ہی ہیں جو اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان وسیلہ ہیں، ہم خداوند متعال کے منتخب شدہ اور پاکیزہ افراد ہیں، ہم خدا کی حجت ہیں اور اس کے انبیاء کے وارث ہم اہلبیت علیہم السلام ہی ہیں۔

اس حدیث میں جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے امام کی چار خصوصیات کی طرف اشارہ فرمایا ہے:

1-ایک یہ کہ امام خالق اور اس کی مخلوق کے درمیان رابطہ کا ذریعہ ہے،

2-دوسرا یہ کہ امام خدا کا منتخب نمایندہ ہوتا ہے،

3-تیسرا یہ کہ امام زمین پر اللہ کی طرف سے حجت ہوتا ہے،

4-چوتھا یہ کہ امام اللہ کے انبیاء کا وارث ہوتا ہے جیسا کہ زیارات میں ہم یہی پڑھتے ہیں خصوصا زیارت وارثہ میں کہ

السلام علیك یا وارث آدم صفوة الله......

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے فصیح و بلیغ خطبہ میں فرمایا: **فَجَعَلَ اللهُ...طاعَتَنا نِظاماً لِلملةِ وَاِمامَتَنا اَماناً لِلفُرقَة**؛ **(الإحتجاج علی أهل اللجاج (للطبرسی)، ج1، ص: 99)**

خداوند متعال نے ہماری (اہل بیت) کی پیروی کو امت اسلامی کا نظام قرار دیا ہے، اور ہماری ولایت و امامت کو سبب بنایا ہے کہ امتِ اسلام فرقوں میں تقسیم نہ ہو۔

ایک اور مقام پر اس عامل وحدت یعنی امامت و ولایت کی طرف اشارہ کر کے فرماتی ہیں: **اَمَا وَاللهِ لَو تَرَکُوا الحَقَّ عَلَی اَهلِهِ وَاتَّبَعُوا عِترَةَ نَبِیّهِ لَمَا اختَلَفَ فِی اللهِ اثنَان**؛ **(اَلبِحَارُ 36/352 ح 224)**

خدا کی قسم اگر لوگ حق امامت کو اس کے اہل کو دے دیتے اور عترت رسول خدا کی اطاعت کرتے تو خدا کے بارے (اور اس کے احکام) کے بارے اس جہان میں کوئی دو افراد بھی اختلاف نہ کرتے۔

یہ حدیث شریف یہ بیان کرتی ہے کہ امامت اور امام بر حق نا صرف امت کی اجتماعی و سیاسی وحدت کا سبب ہے بلکہ امت اسلام کی اعتقادی و عقیدتی وحدت کا سبب بھی ہے، اے کاش اگر لوگ امامت کو امام بر حق کے پاس رہنے دیتے تو بشریت بالعموم اور امت اسلام بالخصوص اس سعادت سے محروم نہ ہوتی۔

فقہی مسائل

سوال :اگر کھڑے ہوتے وقت یاد آ جائے کہ تشہد نہیں پڑھا ہے تو کرنا چاہیے ؟

جواب :دوبارہ بیٹھ جائے گا اور تشہد پڑھے گا۔

۲سوال : نماز میں تشہد بھول جانے کی صورت میں اس کی قضا بجالائے گا یا دو سجدہ سہو کرے گا؟

جواب :تشہد کی قضا واجب نہیں ہے، دو سجدہ سہو بجالائے گا۔

۴سوال :دوسری رکعت میں قنوت یا تشہد بھول جانے سے کیا نماز باطل ہو جاتی ہے ؟

جواب :نہیں، اس لیے کہ قنوت مستحب ہے اور تشہد بھول جانے کی صورت میں دو سجدہ سہو بجالائے گا۔

۵سوال :کیا تشہد میں صلوات کے بعد عجل فرجہم کہا جا سکتا ہے ؟

جواب :کوئی حرج نہیں ہے۔

۶سوال :نماز جماعت میں ہاتھ ٹیک کر بیٹھنے کی صورت میں (جب مقتدی کی پہلی رکعت اور امام کی دوسری رکعت ہوتی ہے تو کیا مقتدی کے لیے) کیا ذکر تشہد واجب ہے ؟

جواب :نہیں واجب نہیں ہے۔

۷سوال :اگر کوئی تشہد میں صلوات کے بعد عجل فرجہم بھی کہے تو کیا اس کی نماز صحیح ہے ؟

جواب :کوئی حرج نہیں ہے مگر صلوات کے بعد "وتقبل شفاعتہ وارفع درجتہ" کہنا مستحب ہے۔

(بمطابق فتاوی آیۃ اللہ سیستانی دام ظلہ العالی، آفیشل ویبسائٹ سے ماخوذ)